Department of Islamic Studies 22/06/2021 Paper MIS-103
M.A. Islamic Studies Semester I Time : 12:00 to 01:00
Topic:Darayate Hadith ki Zarurat per Ulma ke Aqwaal.
Dr.Mohd Akram

درایتِ حدیث کی ضرورت واہمیت پر علماء کے اقوال

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ بتایا گیا کہ حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں (ترجمہ: کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے) توام المؤمنین نے فرمایا خدا عمرؓ پر رحم کرے! قسم بخدا! حضور اکرم ﷺ نے یوں نہیں کہا؛ بلکہ فرمایا: اللہ تعالی کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اور زیادہ عذاب دیتے ہیں؛ پھر فرمایا: تم کو اس قول کی سچائی کو جاننے کے لیے یہ کافی ہے یعنی قرآنی آیت وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِزْرَ اُخْرَی (الأنعام:۱۶۴)۔ (بخاری، کتَاب الْجَنَائِزِ، بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ، حدیث نمبر:۱۲۰۶، شاملہ، موقع اِلاسلام)

اسی طرح حضرت ابن عباسؓ کے پاس ایک کتاب لائی گئی جو حضرت علیؓ کے قضایا (فیصلوں) کا مجموعہ تھی، حضرت ابنِ عباسؓ نے اسے غور سے دیکھا؛ پھر ایک ذراع کے بقدر چھوڑ کر سب کو مٹایا اور فرمایا: علی نے یہ فیصلے نہیں کیے ہوں گے الا یہ کہ وہ گمراہ ہو گئے ہوں۔ (مقدمہ مسلم، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ:۱/۲۸)

حضرت ابنِ عباسؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب ان فیصلوں کو اس وجہ سے رد فرمایا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جلالتِ شان، ان کی منشائ نبوی ﷺ اور مرادِ نبوی ﷺ کو جاننے کی لیاقت؛ پھر ان فیصلوں کا مزاج شریعت سے میل نہ کھانا وغیرہ امور اس کو قابل رد قرار دینے کی وجہ تھے۔

اصولِ روایت کے ساتھ اصولِ درایت کی ضرورت واہمیت کا نہ صرف جمہور علماء ومحدثین نے اعتراف کیا ہے؛ بلکہ اہمیت کے ساتھ اس کی تائید کی ہے اور عملی طور پر اصولِ درایت پر بعض روایتوں کو پرکھا بھی ہے:

چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ اپنی بے مثال تصنیف الرسالۃ میں فرماتے ہیں :

ترجمہ: یعنی اکثر حدیثوں کے صحیح اور غلط ہونے کا معیار تو راوی کا صادق یا کاذب ہونا ہی ہے؛

مگر چند مخصوص حدیثیں کہ ان کا صحیح اور غلط ہونا بایں طور بھی جانا جاتا ہے کہ حدیث بیان کرنے والا ایسی حدیث بیان کرے کہ اس جیسا مضمون عقلاً ممکن نہ ہو یا ایسی حدیث بیان کرے جو اس سے مضبوط درجہ کی دلیل یا ایسی حدیث کے معارض ہو جس میں صدق اور صحت کے قرائن اس سے زیادہ ہوں۔(الرسالۃ: ۳۹۹، شاملہ، موقع یعسوب علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الفروسیۃ) میں لکھا ہے:

ترجمہ: یعنی یہ مسلم ہے کہ حدیث کی سند کا صحیح ہونا متن کے صحیح ہونے کے شرائط میں سے ہے؛ لیکن اس کے صحیح ہونے کو واجب کرنے والا یہی ہے؛ کیونکہ متنِ حدیث کی صحت چند امور کے مجموعہ سے ثابت ہوتی ہے، جن میں اس کی سند کا صحیح ہونا، اس میں علتِ خفیہ کا نہ ہونا، اس کا شاذ اور منکر نہ ہونا اور یہ بات ہے کہ اس کے راوی نے دیگر ثقات سے الگ ہو کر ان کی مخالفت نہ کی ہو۔(الفروسیۃ: ۲۴۵، شاملہ، الناشر: دارالأندلس، السعودیۃ، حائل)

بہرِحال جمہور علماء اصطلاح محدثین کے مطابق حدیث کی صحت کی جانکاری پر اکتفا نہیں کرتے؛ بلکہ حدیث کو دیگر ادلۂ شرعیہ بالخصوص اس باب میں وارد دیگر احادیث جو پایۂ ثبوت کو پہونچ رہی ہیں ان سے موازنہ کرکے یہ معلوم کریں کہ یہ حدیث معارض ہے۔